احوال و مسائل پر اس تفصیل اور جامعیت سے گفتگو کی ہے کہ یہ حصہ صرف سفرنامہ نہیں رہا بلکہ تاریخ ترکی بن گیا ہے مصنف کے اسلامی جذبات اس کی سطر سطر سے تراوش کرتے ہیں۔ کتاب کا مقدمہ برادر بزرگ حکیم حاجی عبدالحمید صاحب نے لکھا ہے اور وہ بھی خاصہ کی چیز ہے۔ علاوہ ازیں خاص خاص چیزوں، مقامات اور اشخاص و افراد کے فوٹو بھی اس میں کثرت سے شامل ہیں۔ غرض کہ کتاب بڑی مفید، معلومات افزا اور دلچسپ ہے۔ اربابِ ذوق کو اس کا ضرور مطالعہ کرنا چاہیئے ۔“

ادبی نقوش - از مولانا شاہ معین الدین احمد صاحب ندوی۔ تقطیع خورد ضخامت ۲۹۲ صفحات کتابت وطباعت بہتر۔ قیمت مجلّد پانچ روپیہ۔ پتہ:- ادارہ فروغ اردو لکھنؤ۔

یہ کتاب شاہ صاحب کے ان ادبی اور تنقیدی مضامین کا مجموعہ ہے جو معارف میں چھپے یا بعض ادبی مجلسوں میں پڑھے گئے۔ یہ مضامین تعداد میں نو ہیں اور شاہ صاحب نے دیباچہ میں اب اس نوع کے مضامین سے بیزاری اور بے تعلقی بھی ظاہر کی ہے لیکن واقعہ یہ ہے کہ ادبی اور تنقیدی نقطۂ نظر سے یہ سب مضامین اور خصوصاً پہلا مضمون ”اردو شاعری میں ہندو کلچر اور ہندوستان کے طبعی اور جغرافی اثرات“ دوسرا ”کیا اقبال فرقہ پرست شاعر تھے“ اور آٹھواں مقالہ ”اردو زبان کی علمی، لسانی اور تمدنی اہمیت“ بڑے اہم اور قابل قدر مضامین ہیں اور اس لائق ہیں کہ اردو زبان و ادب کے طلبا ان کا مطالعہ کریں۔

نساخ سے وحشت تک - از جناب سید لطف الرحمٰن صاحب تقطیع خورد ضخامت ۲۴۸ صفحات۔ کتابت وطباعت بہتر۔ قیمت مجلّد پتہ عثمانیہ بکڈپو ۱۰۴ لوئر چیت پور روڈ کلکتہ ۱

اردو زبان کی جاذبیت اور اس کے ہمہ گیر اوصاف و کمالات کا اثر تھا کہ دہلی اور لکھنؤ سے نکل کر پورے ملک (غیر منقسم ہندوستان) میں پھیلی اور پھولی پھلی اور کوئی گوشہ ایسا نہیں ہے جس میں اس زبان کے شعرا اور ادیب پیدا نہ ہوئے ہوں۔ چنانچہ بنگال بھی اس کے حسن فسونساز کا شکار رہا اور یہاں اُردو کے ایسے باکمال شاعر اور ادیب کثرت سے پیدا ہوئے جن کے تذکرہ کے بغیر اردو ادب کی کوئی تاریخ مکمل نہیں ہو سکتی۔ انھیں باکمال اور نامور شاعروں میں خان بہادر عبدالغفور نسّاخ۔ سید محمد عصمت اللہ انسخ ابوالقاسم محمد شمس اور خان بہادر سید رضا علی وحشت تھے۔ اس کتاب میں انھیں چار شعرائے کرام کا جو ایک ہی

سلسلۂ اُستادی سے وابستہ ہیں تذکرہ کیا گیا ہے۔ ترتیب یہ ہے کہ پہلے ہر شاعر کے ذاتی حالات و سوانح لکھے گئے ہیں۔ جن سے شاعر کی شخصیت کے اہم پہلو نمایاں ہو جاتے ہیں اور اس کے بعد کلام کا انتخاب کہیں مختصر اور کہیں طویل درج کیا گیا ہے۔ زبان و بیان شگفتہ اور دلنشین ہے۔ اگر حالات و سوانح کے لئے حوالے بھی ہوتے تو اُن کی روشنی میں بعض واقعات کو جانچنے کا موقع مل سکتا تھا۔ بہرحال کتاب دلچسپ اور معلومات افزا ہے۔ اُردو زبان و ادب کے طلبا کو اس کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔

رنگ محل۔ از محترمہ حمیدہ سلطان تقطیع متوسط۔ ضخامت ۴۰۸ صفحات کتابت و طباعت بہتر۔ قیمت مجلّد چھ روپے۔ پتہ:۔ انجمن ترقی اُردو (ہند) شاخ دہلی۔ علی منزل۔ دہلی۔

محترمہ حمیدہ سلطان اردو کی مشہور افسانہ نگار اور دلّی کی ٹکسالی زبان لکھنے والی خاتون ہیں موصوفہ کا ایک ناول "ثروت آرا بیگم" کئی سال ہوئے شائع ہو کر مقبول عوام و خواص ہو چکا ہے اب یہ اُن کا دوسرا ناول ہے۔ محترمہ دلّی کے اس اعلیٰ خاندان سے تعلق رکھتی ہیں جو جاگیرداری کے زمانہ کی قدیم روایات کا حامل تھا۔ ان روایات میں جن کا خمیر اسلامیت اور عجمیت سے تیار ہوا تھا۔ کچھ بری باتیں ضرور تھیں زندہ دلی اس تہذیب کے اہم عناصر ترکیبی تھے "ثروت آرا بیگم" ناول کی طرح اس ناول میں بھی اسی دلّی کے پُرانے اعلیٰ گھرانوں کی تہذیب و معاشرت کے خط و خال نمایاں کئے گئے ہیں۔ مصنفہ نے جو کچھ اپنی آنکھ سے دیکھا اور جس ماحول میں پرورش پائی اس کو جوں کا توں قلمبند کرتی چلی گئی ہیں اس لئے فن اور ٹکنک کے نقطۂ نظر سے اس ناول میں کیسے ہی جھول ہوں لیکن زبان و بیان کے اعتبار سے اردو ادب میں مہدی حسن کے بقول یہ خاصہ کی چیز ہے۔ اب کچھ برسوں کے بعد نہ یہ زبان کہیں ملے گی اور نہ اس تہذیب کے آثار نظر آئیں گے۔ اس لئے فسانۂ آزاد کی طرح لوگ اس ناول کو بھی پڑھیں گے اور اس کے صفحات کے پردہ پر اس زبان و تہذیب کے مدھم نقوش دیکھ کر عہد رفتہ کی یاد تازہ کر لیا کریں گے۔ اللہ بس باقی ہوس۔ اس حیثیت سے یہ کتاب قابل قدر اور لائق مطالعہ ہے۔